روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 108 | منگل 12 محرم الحرام۔1418ھ 20 ہجرت 1376ہش 20 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی علالت

احباب کرام کی خدمت میں خصوصی درخواست دعا

ربوہ:19۔ مئی محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب فزیشن فضل عمر ہسپتال ربوہ اطلاع دیتے ہیں:۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ایک لمبے عرصے سے علیل ہیں۔ انہیں ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ گردے بھی متاثر ہیں۔ پچھلے دنوں گردے میں انفیکشن اور بخار کی وجہ سے تکلیف زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اور غنودگی کی کیفیت طاری ہے۔ احباب کرام سے حضرت سیدہ موصوفہ کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سنو! وہ دعا جس کے لئے (مجھے پکارو میں جزا دوں گا) فرمایا ہے۔ اس کے لئے یہی سچی روح مطلوب ہے۔ اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں، تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے۔ پھر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسباب کی رعایت ضروری نہیں ہے۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ (احکام دینیہ) نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے اور سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب نہیں؟ یا اسباب دعا نہیں؟ تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے۔ اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ ہے۔ انسان کی ظاہری بناوٹ، اس کے دو ہاتھ دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا ایک قدرتی راہنما ہے۔ جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے۔ پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ وہ (نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرو) کے معنے سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 107)

تکلیفوں اور عذاب سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یہ زمانہ تکلیفوں کا اور عذابوں کا زمانہ ہے۔ سب دنیا میں بے چینی پھیل گئی ہے۔ ہر جگہ سے امن اٹھ رہا ہے۔ طرح طرح کی مشکلات درپیش ہیں۔ وہ امراض جو پہلے دب گئی تھیں وہ پھر اٹھ کھڑی ہوئی ہیں یعنی بدنی امراض بھی اور اخلاقی امراض بھی اور تمدنی امراض بھی۔ اب دیکھیں یہاں جس طرح قومی تعصبات کا بھوت سر اٹھا رہا ہے چند سال پہلے اس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ہر قوم میں بے چینی ہے، ایک بے قراری ہے۔ اس کا اظہار وہ اس طرح کرتے ہیں کہ معصوموں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور عجیب انداز ہے اس زمانے کا کہ ہر وہ چیز جو انہیں بے چین کرتی ہے اس کے نتیجے میں دوسروں کو اور بھی زیادہ بے چین کر دیتے ہیں۔ اسی زمانہ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گھاٹے کا زمانہ ہے نقصان کا زمانہ۔ جو عمل کرو ٹیڑھا کرو، جو بات کرو الٹی کرو۔ تو اس زمانے میں اگر بچنا ہے تو (اللہ کی طرف جھکنے) کے ذریعے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں اس کی محبت کا آغاز کریں یعنی ایک دم تو ساری، تمام تر محبت اللہ تعالیٰ سے نہیں ہو سکتی۔ اس کا خیال دل میں آنا شروع ہو جائے، یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو جائے کہ اللہ کے بغیر تو کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ خلا محسوس ہو کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی جو محبت محسوس ہونی چاہئے تھی وہ محسوس نہیں ہو رہی۔ عبادتیں خالی ہیں، ذکر خالی ہے دن رات دنیا کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں لیکن بار بار دھیان اللہ کی طرف نہیں جاتا۔ اس مرض کو دور کریں اور اللہ تعالیٰ کا پیار پیدا کرنے کی کوشش کریں یعنی اس حد تک کم سے کم اتنا پیار کہ دل مائل تو ہو، یاد تو آئے خدا۔ جب یاد آئے تو پھر اس حوالے سے اپنے نقائص کو دور کرنے کے لئے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنا شروع کر دیں۔ اللہ میاں! اب تو پاک ہے، تو اعلیٰ ہے، تو ارفع ہے، تو عظیم ہے، ہم تو جب غور کرتے ہیں، ہم لگتا ہے کہ تیرے قابل ہی نہیں ہیں۔ کیا کریں مگر دل چاہتا ہے کہ تیرے قابل ہو جائیں اس پہلو سے تو ہم پر رحم فرما اور ہمیں سنبھال لے تو "اسلموا" کا مضمون یہاں سنبھالنے کے معنوں میں ہے۔

اس کے بعد فرمایا (-) جب تم سنبھالے جاؤ گے تو پھر اگلا قدم ضرور اٹھانا۔ جو ابتدائی نیکیاں تمہیں نصیب ہیں ان پر بیٹھ نہ رہنا، ان پر تسلی نہ پا جانا کیونکہ نیکیوں کی راہ تو ایک لامتناہی آگے بڑھنے والی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف مسلسل حرکت ہے جو حقیقی حسن پیدا کرتی ہے۔ چند باتیں حاصل کرکے، چند بدیوں سے بچ کر تم حقیقت میں نیک انجام کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اس راہ میں اگلے قدم نہ اٹھاؤ، اگلی منزلیں بھی طے نہ کرو اور

باقی صفحہ 7 پر

تقریب شادی

○ مکرم مشہود احمد صاحب ناصر کھوکھر مربی سلسلہ وکالت مال اول تحریک جدید ابن مکرم منظور احمد صاحب کھوکھر دارالعلوم شرقی ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 22۔ مارچ 1997ء بخیرو خوبی انجام پائی۔

بارات ربوہ سے روانہ ہو کر محترم بشیر احمد صاحب بدوملہی کے گھر پہنچی جہاں مکرمہ شیرازہ ناصر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب بدوملہی ضلع نارووال کے ہمراہ مبلغ۔/25000 روپے حق مہر پر مکرم افضال احمد صاحب رؤف مربی سلسلہ حلقہ بدوملہی نے نکاح پڑھا اور دعا کرائی۔ بعد ازاں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور محترم محمد علی صاحب سیکرٹری وقف نو اصلاح وارشاد داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ نے دعا کرائی۔ اگلے دن مورخہ 23۔ مارچ 97ء مکرم منظور احمد صاحب کھوکھر نے اپنے گھر پر سادگی کے ساتھ دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اور دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ عزیزہ مکرمہ امتہ الحفیظ لبنیٰ دارالعلوم شرقی ربوہ بنت مکرم منور احمد قمر صاحب سابق انسپکٹر وقف جدید (حال جرمنی) کا نکاح بہمراہ عزیز مکرم ادریس احمد خان صاحب ابن مکرم چوہدری صفدر خان صاحب ڈھرانوالہ ضلع نارووال مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مورخہ 97-4-21 کو بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر دعا بھی مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے ہی کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ مکرم مقصود اظہر گوندل صاحب شعبہ کمپیوٹر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2 مئی 1997ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے عمرانہ عفت عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب ظفر دارالشکر ربوہ کی پوتی اور مکرم محمد یار صاحب گوندل طاہر آباد کی نواسی ہے۔ مکرم مقصود احمد اظہر صاحب مجلس مقامی میں طاہر بلاک کے بلاک لیڈر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو باعمر کرے اور خادمہ دین بنائے آمین

خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

20- ہجرت 1376 ھش — 20- مئی 1997ء

درخت لگائیں - ان کی حفاظت کریں

ہم اداریہ اس لئے لکھتے ہیں کہ قارئین سے کوئی بات کہنے کو جی چاہتا ہے۔ وہ بات ہمارے ماحول سے متعلق ہو۔ ہماری اپنی زندگی اور کردار سے متعلق ہو۔ یا زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتی ہو اور جی یہ چاہے کہ احباب کو اس طرف توجہ دلائی جائے تو اداریہ لکھا جاتا ہے۔ لیجئے آج ہم اپنے اس اداریئے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی ایک بات پیش کرتے ہیں۔ یوں سمجھ لیجئے کہ یہ ہمارا مہمان اداریہ ہے۔ ہم یہ سعادت حاصل کرتے ہیں کہ اپنی طرف سے کچھ کہنے کی بجائے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی ایک بات پیش کریں جس کا آپ کو بہت خیال رہتا تھا۔ اور جس کے متعلق آپ بہت تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اور جس کے متعلق آپ نے متعدد بار کوشش کی اور اہالیان ربوہ نے اس سے خاصا فائدہ بھی اٹھایا۔ اگرچہ اتنا نہیں جتنا کہ صحیح معنوں میں وہ اٹھا سکتے تھے۔ بہر حال آج ہم پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی وہ بات پیش کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ اس بات کی طرف توجہ دی جائے یہ ہم سب کے فائدہ کے لئے ہے' اگرچہ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات اہالیان ربوہ کے لئے ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ہر شخص اپنے گھر پر اس بات کو لاگو کر سکتا ہے۔ پہلے ہم آپ کا ارشاد پیش کرتے ہیں پھر اگر کچھ عرض کرنے کی ضرورت پیش آئی تو کریں گے۔ آپ نے فرمایا:-

"میں سمجھتا ہوں کہ ہم ربوہ میں پندرہ بیس ہزار درخت لگا سکتے ہیں جس سے شہر کی شکل بدل سکتی ہے۔ پھر درختوں کی حفاظت کی بھی ضرورت ہے۔ درختوں کی حفاظت کی ذمہ داری میں اس طبقے پر ڈالتا ہوں جس سے درختوں کو سب سے زیادہ خطرہ رہتا ہے اور اس سے میری مراد بچے ہیں۔

اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ چھوٹے درختوں کی حفاظت کریں اور اپنے ان بھائیوں کا بھی خیال رکھیں جو ابھی چھوٹے ہیں اور اطفال الاحمدیہ کی عمر کو نہیں پہنچے۔ ایسے چھوٹے بچے بھی درخت نہ توڑیں۔ دراصل درخت کے لئے دو حالتیں خطرناک ہوتی ہیں ایک جب وہ بالکل چھوٹا ہوتا ہے اس حالت میں بچے بھی اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ دوسری وہ حالت ہے جب درخت بڑا ہو جاتا ہے اس کی ہری بھری ٹہنیاں نکل آتی ہیں اس وقت بعض بیوقوف حریص اور دنیادار آدمی دو چار آنے کے فائدے کے لئے اس کی ٹہنیوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ ان ہر دو حالتوں میں درختوں کی حفاظت ازبس ضروری ہے جب کبھی ایسا آدمی درخت کاٹ رہا ہو دوسرے آدمی کو اس کے پاس سے نوٹس لئے بغیر گزر نہیں جانا چاہئے بلکہ اسے ٹوکنا چاہئے اور اس سے یہ پوچھنا چاہئے کہ وہ کس کے حکم سے درخت کاٹ رہا ہے۔ بعض دفعہ خود میں نے دیکھا ہے جب پوچھا کہ کیوں درخت کاٹ رہے ہو تو بولا جی بس کاٹ رہے ہیں۔ اب دیکھو ہم نے تو بیس پچیس سالہ کوشش کے نتیجہ میں یہاں کچھ تھوڑے بہت درخت لگائے ہیں اور اس قسم کے لوگ آرام سے آکر بغیر اجازت' بغیر کسی جائز وجہ اور بغیر جائز حق کے' درخت کاٹنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی بکری کے لئے چارہ یا چائے کے لئے ایندھن کی ضرورت ہے اس قسم کی ضرورت ربوہ کے درختوں سے پوری نہیں کرنی چاہئے۔

پس ربوہ کے ہر مکین کا یہ فرض ہے کہ اسے جہاں بھی نظر آئے کہ کوئی شخص درخت کاٹ رہا ہے تو وہ اس کے پاس چلا جائے۔ اور اسے درخت کاٹنے سے روک دے۔ یہ تو تھی وہ ذمہ داری جو ان درختوں کی حفاظت کے لئے ہے جو پہلے سے موجود ہیں۔ جو نئے درخت لگائے جائیں گے ان کی حفاظت کی ذمہ داری اطفال الاحمدیہ پر ہے۔ سوائے اس کے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق دس فی صد درخت مر جاتے ہیں اور بڑھتے نہیں انسانی غلطی یا لاپرواہی کے نتیجہ میں ایک درخت بھی ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ سارے چھوٹے اور بڑے بچے درختوں کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ مجلس صحت کو چاہئے کہ ان کی ٹولیاں بنا کر ہر ٹولی کے ذمہ لگائیں کہ انہوں نے فلاں جگہ کے اتنے درختوں کی حفاظت کرنی ہے۔"

یہ بات حضرت امام جماعت الثالث نے اپنے 24- نومبر 1972ء کے خطبہ میں بیان فرمائی تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ درخت کاٹے نہ جائیں۔ بلاوجہ تو ہرگز کاٹے نہ جائیں۔ ان کی حفاظت کی جائے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ اس بات سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ربوہ کے لئے ہے لیکن دنیا میں چونکہ ہر جگہ درخت اگائے جاتے ہیں اور اگائے جانے چاہئیں۔ گھروں میں بھی اور گلیوں میں بھی سڑکوں پر بھی اور میدانوں کے ارد گرد بھی اس لئے یہ ارشاد ساری دنیا کے لئے ہے۔ اور اس ارشاد کے متعلق ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ اگرچہ اس میں ذکر تو درختوں کی حفاظت اور درختوں کے نہ کاٹنے کا ہے لیکن درخت ہوں گے تو ایسا کیا جائے گا نا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ دراصل یہ بات درخت لگانے سے تعلق رکھتی ہے۔ جو درخت لگایا جائے گا حفاظت تو اسی کی جائے گی۔ پس ہم سب کا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم درخت لگائیں۔ اپنے گھروں میں بھی۔ اپنی گلیوں میں بھی' اپنی سڑکوں پر بھی' اپنے میدانوں کے ارد گرد بھی' اور زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور لگانے کے بعد ان درختوں کی شروع ہی سے حفاظت کی جائے۔ بہت چھوٹے بچے چھوٹے درختوں کو چھوٹے پودوں کو خراب کرتے ہیں اور بڑی عمر کے لوگ بڑے درختوں کو کاٹتے ہیں پس چھوٹے بچے بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ پودوں کی کونپلوں کو توڑیں نہیں ان کو پنپتا دیکھیں۔ اس سے انہیں خاصی خوشی حاصل ہوگی اور بڑی عمر کے لوگ بھی بغیر اجازت کے بغیر انتہائی جائز ضرورت کے بڑے درختوں کو نہ کاٹیں۔ آج کل تو یہ بات بڑی واضح طور پر سامنے آرہی ہے کہ درخت لگانے' ان کی حفاظت کرنے اور انہیں محفوظ رکھتے ہوئے بڑے بڑے درخت بنانے کے کیا فوائد ہیں اور یہ تمام کے تمام فوائد ہمارے اپنے ہی لئے ہیں۔

پس ہم حضرت صاحب کا یہ ارشاد پیش کر کے یہ گزارش کریں گے کہ پودے لگائیں جائیں۔ ان کی حفاظت کی جائے۔ انہیں بڑا ہوتا دیکھا جائے اور بڑے تن آور درختوں کو کاٹا نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت صاحب کے اس ارشاد کی تعمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

سانس لینے کو نہ جینا جانئے
یہ تو جینے سے ہے اک گھٹیا مذاق
یوں جئیں ہر ایک کو محسوس ہو
آپ کے جینے میں ہے اِک طمطراق

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

چوہدری محمد شریف خالد ایڈووکیٹ

محترم مولانا سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

واقف زندگی پنشنر محترم مولانا سلطان احمد صاحب پیر کوٹی ساکن الفضل سٹریٹ دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 1997-4-15 کو سفر آخرت پر روانہ ہوگئے۔ جو کچھ ہے وہ فانی ہے اور صرف اللہ تعالیٰ جو تمہارا رب ہے اور جلالؐ اور اکرام والا ہے باقی رہے گا۔

آپ سے میرا ساتھ 50-49 سال سے ہے۔ خاص طور پر بحیثیت واقف زندگی 1947ء کی آخری سہ ماہی سے ہمارے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے۔ آپ فاضل عربی تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی تحریک پر فوج میں ملازمت کی۔ جنگ عظیم دوم (45-1939) میں مختلف مقامات پر اپنے محکمانہ فرائض سرانجام دیتے رہے اور مذکورہ جنگ کے اختتام پر حضرت صاحب ہی کی تحریک پر وقف زندگی میں شامل ہو گئے۔ اور دم واپسیں تک بعمر 75 سال باوجود بیماری کے کام کرتے رہے۔

یہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ اردو۔ عربی اور انگلش میں اپنے خیالات کا اظہار بآسانی کر سکتے تھے۔ لیکن اردو زبان ان کا اوڑھنا' بچھونا تھی۔ کثرت سے مطالعہ کرتے تھے۔ آپ کو زود نویسی کے محکمہ میں محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر کے ساتھ صیغہ زودنویسی میں لگایا گیا تھا۔ اور ساری عمر زودنویسی۔ اور نویسی ہی میں گزار گئے۔ حضرت امام جماعت ثانی کے زمانہ میں ایسے آلات جو آواز کو محفوظ کرلیتے ہیں عام نہ تھے۔ اردو میں زودنویسی بہت ہی دقت طلب اور اعصاب شکن عمل ہے۔ اور خصوصاً حضرت امام ثانی کے خطبات کو قلم بند کرنا اور اس حالت میں کرنا کہ قابل صد احترام شخصیتؑ کا انتہائی احترام ملحوظ رہے۔ ہاتھ سے لکھتے چلے جانا بعض اوقات کئی کئی گھنٹے یہ ایک انتہائی سخت اور اہم عمل تھا۔ بہرحال آپ نے احسن رنگ میں نبھایا اور ساتھ ساتھ اپنے مضامین بھی الفضل اور دیگر رسائل میں چھپواتے رہے۔ الفضل میں بھی بطور معاون ایڈیٹر کام کرتے رہے۔

آپ کا سب سے بڑا کارنامہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کے کلام اور تصانیف سے مختلف موضوعات پر اقتباسات اکٹھے کرنا ہے۔ اسی کاوش کے نتیجہ میں سلسلہ کے لٹریچر میں گراں قدر اضافہ ہوا ہے آپ حضرت امام جماعت ثانی کے ساتھ دوروں پر زودنویسی کے لئے اندرون ملک سندھ۔ کوئٹہ اور دیگر شہروں میں جاتے رہے۔ آپ نے خدمت سلسلہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

آپ ربوہ کے سابق فوجیوں کی تنظیم کے لئے ضلع جھنگ کے مرکزی دفتر کی طرف سے ویلفیئر آفیسر مقرر تھے۔ اور کئی سال تک بلامعاوضہ یہ فریضہ احسن رنگ میں ادا کیا ان پڑھ پنشنر اور بعض اوقات ان پڑھ بیواؤں کے کام بڑی توجہ اور خوشدلی سے کرتے تھے۔ مرکزی دفتر برائے سابق فوجی صاحبان کے سیکرٹری اکثر ان کو ملنے کے لئے ربوہ آتے رہتے تھے۔ اور بعض اوقات یہاں علاقہ کے سابق فوجیوں کے اجتماعات منعقد ہوتے تھے۔

ادارہ الفضل کے ساتھ ان کی وابستگی ربوہ میں کئی سال تک رہی۔ محترم روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل کے ساتھ محنت اور مستقل مزاجی سے کام کرتے رہے۔ بعد ازاں محترم مسعود احمد صاحب دہلوی الفضل کے ایڈیٹر بنے تو آپ نے ان کے ساتھ بھی لمبا عرصہ کام کیا۔ کام کے دوران اور بعد اکتاہٹ اور تھکاوٹ کا احساس نہ ہونے دیتے تھے۔ آپ کے حلقہ احباب میں دانشور۔ شعرا۔ ادیب اور مورخ شامل تھے۔ آپ اگرچہ باقاعدہ شاعری نہ کرتے تھے۔ لیکن شعر فہمی ان میں قدرتی طور پر پائی جاتی تھی۔ ان کے جگری دوستوں میں چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی بلاد عربیہ بعد ازاں استاد جامعہ احمدیہ ربوہ اولیت رکھتے تھے۔ ان ہر دو کو اکثر و بیشتر اکٹھے ہی دیکھا گیا۔ ان کی دوستی اخلاص اور باہمی احترام کا نمونہ تھی۔ چوہدری صاحب مذکور کی وفات کے بعد آپ افسردہ اور کھوئے کھوئے سے رہتے تھے۔ گویا ان کی شخصیت میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔

آپ کے گاؤں کا نام پیرکوٹ ہے۔ اور والد ماجد کا نام حضرت میاں پیر محمد صاحب۔ آپ کی تالیفات ایک قابل قدر یادگار ہیں اور ایک انفرادی کارنامہ۔ آپ نے صبر و شکر سے اچھی اور مثالی زندگی بسر کی ہے۔ اس اختصاریہ میں صرف چند ایک پہلوؤں کی طرف اشارۃً کچھ عرض کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ "پیرکوٹی" صاحب کی بیگم صاحبہ اور بچوں کو ان کے چھوڑے ہوئے قابل تقلید نشانات پر چلنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) کچھ اپنی قربانی پیش کرچکے ہیں اور کچھ منتظر ہیں۔ مرحبا ابن پیر محمد صاحب پیرکوٹی!

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ قبول ہوگئی۔ اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی۔ اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہئے۔ کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفت الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔"

ای ایس بخاری.............. روزنامہ جنگ لاہور 12 مئی 1997ء ص 7

چونڈہ کا محاذ

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ چونڈہ ایک زبردست معرکہ تھا اور ایک مرکزی مقام ہونے کے سبب سے اس جگہ کی بہت زیادہ اہمیت تھی اور شاید ہندوستانی فوج اسے مرکز بنا کر گوجرانوالہ کے قریب جی ٹی روڈ کو کاٹنے کی لگن میں تھی اور اس لحاظ سے بریگیڈیئر ملک عبدالعلی جو کہ "محافظ چونڈہ" کہلاتے ہیں اور 24 بریگیڈ کے کمانڈر تھے' خوب جانتے تھے اور یہ سچ ہے کہ اگر چونڈہ دشمن کے ہاتھ آجاتا تو سب کچھ دشمن کے ہاتھ آجاتا مگر کافی مار پیٹ کے بعد دشمن ملک عبدالعلی کو مغلوب نہ کرسکا اور نہ ہی چونڈہ لے سکا۔ ملک عبدالعلی کے متعلق ایک تراشہ پیش خدمت ہے۔ ایک فوجی صاحب جو چونڈہ میں موجود تھے لکھتے ہیں:-

"یہ حقیقت ہے کہ عبدالعلی ملک بذات خود ایک آرمرڈ ڈویژن کے برابر تھے بذات خود وہ رنگ کا یکہ تھے اور صرف خود..."

جب جنگ کی شدت میں ذرا کمی ہوئی تو فیلڈ مارشل ایوب صاحب پسرور تشریف لائے اور انہوں نے افسروں سے خطاب کے دوران کچھ یہ الفاظ استعمال کئے۔

"چونڈہ کے معرکے میں کیا ہوا (یہ تو سب کو معلوم ہے) ہندوستانیوں نے زبردست حملہ کیا (دو ڈویژنوں سے) مگر علی وہاں موجود تھا۔" اس کا انگریزی متن شاید زیادہ موثر رہے گا جو کہ پیش خدمت ہے تاکہ ناظرین اس سے لطف اندوز ہو سکیں۔

Rafering to Battle of Chawinda -FM Ayub Khan said "...Look what happened here in Chawinda he said The Indians attcked, but Ali was there

ہندوستانی کور کی تشکیل کچھ ایسے تھی۔

اکور کمانڈر جنرل ڈن (Dunn)

1 آرمرڈ ڈویژن (ہاتھی نشان) میجر جنرل راجندر سنگھ

6 ڈویژن میجر جنرل کورلا

14 ڈویژن میجر جنرل آر کے رنجیت سنگھ

26 ڈویژن میجر جنرل ایم ایل تھاپن

چونڈہ پر آخری حملہ اور ناکام کوشش ہندوستانی آرمڈ ڈپو اور 6 ڈویژن نے کی اور یہ عجیب سا لگتا ہے کہ عبدالعلی ملک نے چند ٹینکوں اور 2 کمپنیوں سے اس بھرپور حملے کو پسپا کردیا۔ شاید کوئی اور کمانڈر اتنا بڑا خطرہ (Risk) مول نہ لیتا۔

اکثر اس لڑائی کے متعلق جس میں اعداد و شمار کے لحاظ سے اتنا عدم توازن تھا ہندوستانی جارحیت کے سیلاب کو روک لینا ایک عجوبہ سمجھا جاتا ہے۔ میں نے کافی غور و خوض اور تجزیہ کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ یہ معجزہ 4 الفوں کی وجہ سے تھا۔ اور یہ الف یوں ہیں۔

پہلا الف..... اللہ

دوسرا الف... جنرل ابرار... کمانڈر 6 ڈیو

تیسرا الف... عبدالعلی ملک.... کمانڈر بریگیڈ

چوتھا الف .... بریگیڈیئر امجد .... (کمانڈر 4 کور آرٹلری)

اس مختصر مقالے میں ان بے شمار معرکوں / حملوں اور ان کے جوابی حملوں کا ذکر کرنا ذرا مشکل ہے بس اتنا کہوں گا کہ جہاں بھی دشمن نے کوئی حملہ کیا۔ "وہیں ہماری انفنٹری' ٹینک ٹیمیں پہنچ گئیں" اور توپ خانے کی بھرپور مدد سے دشمن کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ اب کچھ باتیں ہو جائیں توپ خانے کے جارحانہ استعمال کی جس کی وجہ سے دشمن کو اتنی پریشانی اٹھانی پڑی اور وہ دو ہفتوں میں صرف 10 کلومیٹر پیش رفت کرسکا اور پھر دھڑام سے وہیں رک گیا اور مغرور ہاتھی ڈویژن آگے نہ آسکا۔

توپ خانہ اپنی لڑائی ذرا دور سے لڑتا ہے اور بغیر توپ خانے کی مدد کے نہ تو حملہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کامیاب دفاع مگر مکمل کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ توپ خانہ ہر حال میں جارحانہ انداز میں استعمال کیا جائے۔ یہ خوش قسمتی تھی کہ کشمیر کے جنوب میں بھیجا ہوا توپ خانہ وہاں سے وقت پر واپس بلا لیا گیا اور اسے سیالکوٹ سیکٹر میں تعینات کردیا گیا۔ اس توپ خانے میں مختلف دہانوں والی کافی توپیں تھی (خاص 155 ملی میٹر کے دہانے والی توپیں) اور ان کا ہندوستانی توپ خانے کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

ان توپوں کا استعمال بڑی دانش مندی اور فراست سے کیا گیا اور خاص کر ان کو دشمن کے توپ خانے کے خلاف استعمال کر کے اس کی جارحیت کو منفی بنانے میں بے حد مدد ملی۔ اسے ہم فوجی اصطلاح میں کونٹر بیٹری کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ جنگ میدانی علاقے میں تھی اس لئے دور تک دیکھنے کے لئے ہم نے "ہوائی ذرائع استعمال کئے اور ان کے ذریعے دشمن کے ٹینکوں اور دوسرے ٹھکانوں پر فائر گرا دیا۔ گرد و غبار کی وجہ سے زمین پر سے زیادہ دور تک کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا میں نے ہندوستانیوں کو چھوٹے ہوائی جہاز استعمال کرتے نہیں دیکھا مگر ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا اور پھر ہم نے دشمن کے آنے والے تمام رستوں پر پہلے ہی سے توپ خانے کے فائر کا انتظام کر رکھا تھا۔ (دفاعی حالت میں اور اپنے علاقے میں ہونے کا کم از کم یہ فائدہ تو ضرور ہوتا ہے۔)

میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ہندوستانی توپ خانہ اتنا فعال نہیں تھا جتنا کہ ہمارا۔ شاید ابھی تک اس کی سکھلائی مکمل نہیں ہوئی تھی اور یا نیفا Nefa کی مار (چین کے ہاتھوں 1962ء میں) کے منفی اثرات اور بے دلی ابھی تک ان میں موجود

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر انعام اللہ خاں- سیکرٹری جنرل موتمر عالم اسلامی

مُسلم دنیا

آپ کو آگاہ رہنا چاہئے کہ دنیا میں کوئی نہیں چاہتا کہ عالم اسلام متحدہ ہو جائے- بڑی طاقتیں ہوں' بڑے بلاک ہوں یا عظیم تر و بالا تر قوتیں اور مسلمانوں کو پراگندہ کرنے والے' چپ چاپ بیٹھے ہوئے نہیں ہیں-

اگست 1969ء میں جب یہودیوں نے مسجد اقصیٰ کے گنبد میں آگ لگادی اور اس آگ کے شعلوں نے اس کے اس تاریخی' خوبصورت چوبی منبر کو جلا کے خاکستر کر دیا جو سلطان صلاح الدین ایوبی نے فتح فلسطین کے شکرانے میں خاص طور پر تیار کر کے وہاں نصب کیا تھا تب کہیں اس کی چنگاریاں کچھ اور سربراہوں کے دلوں تک پہنچیں اور بے فکری' بے پروائی اور بے حسی کی دیوار اس طرح ٹوٹی کہ دوسرے ہی مہینے ستمبر میں اکیس سربراہان مملکت مراکش کے شہر رباط میں جمع ہو گئے- یہ تاریخ اسلام کا پہلا موقع تھا کہ اکیس سربراہان مملکت ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے- مدد شود سبب خیر گر خدا خواہد- مگر ہم سوچ میں پڑ گئے کہ مسلم سربراہوں کو بیدار کرنے کے لئے کیا یہ ضروری تھا کہ دشمن ہی ان کو جھنجھوڑیں؟ صدیوں سے جو صدمات ان کو مسلسل پہنچتے رہے ہیں اور ضربوں پر ضربیں لگتی رہیں ہیں' کیا وہی کافی نہیں ہیں؟ سب پھر بھی جمع نہیں ہوئے- صرف اکیس (21)- باقی اس کے بعد بھی خواب غفلت سے نہ چونکے-

ستمبر 1969ء میں موتمر قمہ (یعنی مسلم سربراہوں کی پہلی کانفرنس) رباط میں ہوئی تو اس کا فوری فائدہ یہ ہوا کہ تنظیم اسلامی کانفرنس اور اس کے تنفیذی بازو یعنی سیکریٹریٹ کا قیام عمل میں آگیا جس کو یقیناً ایک امید افزا قدم اور بہتر آغاز تصور کرنا چاہئے- لیکن یہ قدم بھی "آغاز" ہی ہے- ملت اسلامیہ کی عملی زندگی میں "فکر فردا" کا ایک "مرحلہ" ہے اور منزل مقصود تک پہنچنے کا وسیلہ- ٹھیک اسی طرح' جس طرح قیام پاکستان کے بعد قائداعظمؒ نے کہا تھا کہ "خدا کے فضل و کرم سے پاکستان قائم ہو گیا جس کے لئے ہم دس سال سے جدوجہد کر رہے تھے لیکن (یہ بات فراموش نہ ہو کہ) یہ خود منزل نہیں ہے بلکہ منزل مقصود تک پہنچنے کا ایک وسیلہ ہے" اور ظاہر ہے کہ یہ "مقصد" بھی اسی اتحاد عالم اسلامی اور اس کی مرکزیت کی طرف اشارہ تھا-

مسلم ممالک کی دولت مشترکہ مسلم ممالک کے اتحاد کی جو تجویز پیش کی گئی تھی' اور ان کے اتحاد یا اجتماعی مرکز کے قیام کا جو نقشہ سامنے رکھا گیا تھا تو ہماری نظر مسلم مملکتوں کی انہی ظاہری و باطنی پیچیدگیوں پر اور ان کے سربراہوں کے مزاج پر تھی- اس لئے ہم نے "لچکدار نظام" کو مناسب سمجھا اور اس کا نام بھی "مسلم ممالک کی دولت مشترکہ" رکھا- ہمیں توقع تھی کہ یہ "ملت اسلامیہ" ہے- اس کا ایمان ایک خدا' ایک رسول ﷺ اور ایک قرآن پر ہے- اس کا قبلہ ایک اور دین ایک- اس کی فکر اساسی ایک ہے اور عالمی نقطہ نگاہ ایک' وحدت ربانی اور وحدت انسانی اس کا عقیدہ ہے- جب اس کے ممالک کسی لچکدار نظام کی صورت کو قبول کر لیں گے اور یکجا ہو کے بھائیوں کی طرح بیٹھیں گے تو آپ سے آپ ان کے قدم اپنی "منزل مقصود" کی طرف بڑھتے چلے جائیں گے-

ممالک اسلامیہ کے ایک عالمی مرکز کا قیام بہت ضروری ہے- یہ ملت اسلامیہ کے دل کی آواز ہے اور فطری ہے- اصل مسئلہ صرف یہ ہے کہ مرکز قائم کیا جائے تو وہ کس قسم کا ہو اور اس کی صورت کیا ہو- اب تک اس کی مختلف صورتیں سامنے آچکی ہیں-

پہلی جنگ عظیم کے بعد برطانیہ و فرانس کے اشتراک سے یورپ کے ان آزاد ممالک نے جو اس جنگ میں ایک ساتھ تھے "لیگ آف نیشنز" قائم کی تھی- ہم اردو میں اسے "مجلس اقوام" کہتے تھے- خلافت کے خاتمے کے بعد برعظیم سے ایک وفد خلافت جب ترکی گیا اور اتاترک سے گفتگو کی تو انہوں نے کہا تھا کہ خلیفہ کے لئے ضروری ہے کہ قوت کا نفاذ اس کے ہاتھ میں ہو- اسلام میں "ہولی پوپ" کی کوئی گنجائش نہیں ہے- لہٰذا اس کے سوا کوئی چارہ اب نہیں ہے کہ محکوم ہو جانے والے مسلمان خطوں اور علاقوں کو آزاد کروائیے- اس کے بعد ان سب ملکوں کو متحد کیجئے- ان کا ایک مرکز قائم کیجئے- جس کے صدر کو جی چاہے صدر کہئے' جی چاہے خلیفہ کہئے اور اسی ضمن میں انہوں نے "لیگ آف نیشنز" کی طرف اشارہ کیا تھا کہ یہ آزاد ملکوں کا ادارہ ہے-

یہی خیال دوبارہ ہمارے سامنے آیا کہ "لیگ آف نیشنز" قائم کی جا سکتی ہے- جب دوسری جنگ عظیم کے بعد برطانیہ' امریکہ اور روس نے "یونائیٹڈ نیشنز آرگنائزیشن" قائم کیا تو اس کا اثر بھی ذہنوں پر بہت تھا- یہ تجویز سامنے آئی کہ ممالک اسلامیہ کا ایک مرکز اسی طرح کا ہو اور اس کا نام "اقوام متحدہ اسلامیہ" رکھا جائے گا-

پھر ایک تجویز یہ سامنے آئی کہ "ریاست ہائے متحدہ اسلامیہ" اس مرکز ملی کا نام رکھا جائے- اس کے بعد "یونین آف مسلم اسٹیٹس" "فیڈریشن آف اسلام کنٹریز" اور کنفیڈریشن آف مسلم کنٹریز" کے ناموں سے اتحاد ملت کی تجاویز پیش کی جاتی رہیں جن کا ہر جگہ خیر مقدم تو کیا گیا لیکن عملی صورت سامنے نہ آئی-

اس سے ظاہر ہے کہ لوگ اپنی اپنی جگہ برابر سوچ رہے تھے اور دل سے چاہتے تھے کہ تمام مسلم ممالک کسی طرح متحد ہو جائیں اور ان کی مرکزیت قائم ہو جائے اور اب بھی وہ مختلف انداز سے سوچ رہے ہوں گے-

یہی تمام باتیں پیش نظر تھیں اور انہیں کی بناء پر مرکز ملی کا نام "اسلامی ممالک کی دولت مشترکہ" تجویز کیا گیا تھا- تاکہ ممالک متعدد مگر ان کا مرکز ایک ہو- کامن ویلتھ کے معنی فلاح مشترک اور بہبود عام ہے- یعنی مرکز جو سب کی بہتری اور بھلائی کے کام کرے-"

روحانیت و مادیت کا امتزاج اسلام خود ایک دولت مشترکہ ہے- انسانی انفرادیت اور اجتماعی نظام کا مجموعہ' اسرار خودی اور رموز بے خودی کا حامل' روحانیت و مادیت کا امتزاج' انسانیت کی وحدت کا اولین رہنما' نیک و بد اور حق و باطل کا فرقان اور افراط و تفریط کی دنیا میں اعتدال کا میزان-

حضور اکرم ﷺ نے آدمیت کی فکر و نظر اور انسانیت کا نظام عطا کر کے عربستان کے نو لاکھ مربع میل سے بھی زیادہ رقبے کی آبادی کو اور ان کے آزاد قبائل کو صرف منظم و مربوط ہی نہیں کیا دنیا کو بڑی دولت دی ہے- ان تاریخی مکاتیب کا مطالعہ کیجئے جو گردوپیش کی ریاستوں کو اور پھر فرمانروائے روم "قیصر" کو' بادشاہ فارس "کسریٰ" کو' بادشاہ حبشہ "نجاشی" کو اور قبطیوں کے حکمران "مقوقس" کو حضور ﷺ نے ارسال فرمائے تھے- "وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ اساسی فکر اسلامی و انسانی قبول کر لو اور اپنی جگہ جیسے موجود ہو ویسے ہی برقرار رہو-"

ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ اس طریق ہدایت و رہنمائی کو ہم کون سا نام دیں- اگر اس کو دولت مشترکہ کہئے تو غلط نہ ہو گا کیونکہ اس کی بنیاد صرف ذاتی تعلقات اور مفادات کے تحفظ پر نہیں تھی- اس میں تو انسانیت کی بہتری اور انسانیت کے صلاح و فلاح کی بنیاد پر متفق ہو جانے کی دعوت ہے-

اسلامی دولت مشترکہ کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ مسلم ممالک میں فکری و نظری تعاون ہو' سیاسی و آئینی تعاون ہو- زرعی اور صنعتی' کاروباری و تجارتی تعاون ہو- علمی و تحقیقی تعاون ہو' صحت جسم و روح کا اہتمام ہو اور اس میں تعاون ہو- سائنس اور ٹیکنالوجی میں' تعمیری اور دفاعی ساز و سامان کی تیاریوں میں- بلکہ ہر شعبہ میں تعاون ہو تاکہ عالم اسلام خود اپنی بقا اور ترقی کی خدمت بھی انجام دے اور ساری دنیا کی بہتری اور امن و سلامتی کی خدمت انجام دینے کے قابل ہو اور انسانیت کے تحفظ و بقا اور فروغ کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا اسلام کے احکام میں داخل ہے-

اسلام نے خلافت یا نظام حکومت کو "تخت فرمانروائی" بننے سے بچایا ہے اور اس کو "ادارہ خدمت انسانی" بنایا ہے-

آج دنیا میں علاقائی ادارے بھی بہت سے موجود ہیں- برطانوی کامن ویلتھ کے علاوہ "افریقی اتحاد کی تنظیم" ہے' "عرب لیگ" ہے اور "عرب اکنامک کونسل" بھی ہے- "آر سی ڈی" ہے' غیر جانب دار تحریک" ہے- ایشیائی ملکوں کی تنظیم "آسیان" ہے اور ابھی حال میں قائم شدہ جنوبی ایشیا کے ممالک کی تنظیم "سارک" ہے- اسی طرح اور بھی متعدد تنظیمیں اور ادارے ہیں- ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسے ادارے نہ ہوں- علاقائی ضروریات اور مقامی تقاضے بھی اپنی جگہ ضروری ہیں- ان سب اداروں میں چند مسلم ممالک اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بیٹھے نظر آئیں گے- آخر حق ہمسائیگی بھی ایک بڑی چیز ہے- ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان سب کے ساتھ اپنی دولت مشترکہ کو کسی حال میں فراموش نہ کیا جائے-

ہمیں مسرت ہے کہ اس عرصے میں مسلمانوں کا "انٹرنیشنل بینک" بھی قائم ہو گیا ہے اور "مسلم نیوز ایجنسی" بھی' "انٹرنیشنل چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری" بھی قائم ہو گئی ہے اور "شپنگ کونسل" بھی- لیکن "اسلامی کامن مارکیٹ" اور اسی قسم کی دوسری تجاویز کا قیام ابھی باقی ہے-

جذبہ اخوت و انداز رفاقت دولت مشترکہ کا مرکز قائم ہو جانے سے ملت اسلامیہ کے جذبہ اخوت و انداز رفاقت میں مزید اضافہ ہو گا- مختلف منصوبے وجود میں آئیں گے- مسلم ممالک میں آمدورفت کا سلسلہ قائم ہو گا- سہولتیں پیدا ہوں گی جو روابط و ارتباط اور احساس قرب کا بڑا وسیلہ ہیں- فروری 1951ء میں تو ہم نے ایک نقشہ اس کا بھی پیش کیا تھا کہ "آدمی کراچی سے چلے تو بلا تردد چلتے چلتے رباط جا پہنچے اور اس کی راہ میں کہیں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو- پاسپورٹ اور ویزا اور کرنسی کی مشکلات اگر بالکل دور نہیں ہو سکتیں تو کم ضرور کی جا سکتی ہیں- "ورلڈ مسلم کامن مارکیٹ" کے قیام سے بھی دوسرے فوائد کے علاوہ ربط و ضبط کی آسانیاں بڑھیں گی- بنیادی اصول ایک ہونا چاہئے-

دولت مشترکہ کے قیام سے ٹیلی ویژن اور ریڈیو' فلم اور اخبارات میں بھی ہم آہنگی پیدا ہو سکتی ہے اور تقسیم کار کا اصول ان میں رائج ہو سکتا ہے- اس کے علاوہ مالی ہم آہنگی کا راستہ بھی ہموار کیا جا سکتا ہے- مسلمان دنیا کے بازاروں میں اپنی چیزیں فروخت بھی کرتے ہیں اور خریدتے بھی ہیں مگر ڈالر یا پونڈ یا کسی اور سکے کے محتاجی ان کو پریشان کرتی رہتی ہے- دولت مشترکہ چاہے تو "اسلامی مالیاتی فنڈ" بھی قائم ہو سکتا ہے بلکہ ہم اپنا "مالیاتی علاقہ" بھی قائم کر سکتے ہیں- کرنسی بھی ایک ہو سکتی ہے- مثلاً درہم دینار یا ریال اور کوئی سکہ مشترک قرار دیا جا سکتا ہے-

اسلحہ کے مشترکہ کارخانے شاہ فیصل کے سامنے یہ تجویز بھی پیش کی گئی تھی کہ اسلحے کے مشترکہ کارخانے سارے عالم اسلام میں اس طرح بھی قائم کئے جا سکتے ہیں کہ مختلف اقسام کے آلات مختلف مسلم ملکوں میں تیار ہوں اور مسلم ممالک یہ چیزیں ایک دوسرے کو بیچیں اور ایک

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

نیوزی لینڈ کے خوبصورت درختوں میں ایک نیا درخت

الفضل میں نیوزی لینڈ کے متعلق ایک مضمون دیکھا تو یادوں کے دریچے کھل گئے اور میں آج (1993ء) سے چھ سال پیچھے پہنچ گیا۔ جب کہ سنگاپور سے ہوتا ہوا ایک صبح میرا جہاز بھی اسی خطہ میں جا پہنچا۔ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آرہا ہے۔ مگر جہاز تو اترنے کے ارادے کر رہا ہے۔ کہیں پانی میں ڈبکی لگانے کا پروگرام تو نہیں بنا رہا۔ جہاز مسلسل نیچا ہو رہا ہے۔ چاروں طرف پانی۔ زمین کا کوئی نشان نظر نہیں آرہا۔ اب تو لینڈ کرنے والا ہے اس کے ارادے کیا ہیں؟ میں سوچ ہی رہا تھا کہ یکدم پانی کے ایک سرے سے زمین نمودار ہو گئی اور جہاز بحفاظت لینڈ کر گیا۔

مگر جہاز کے دروازے نہیں کھل رہے۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوا کہ جہاز منزل مقصود پر پہنچ جائے اور دروازے کھلنے میں دیر لگے۔ جہاز خاموش ہمارے جیسے نووارد قدرے پریشان کہ چند افراد جہاز میں گھس آئے۔ اب کیا ہونے والا ہے؟ کیا تلاشی لینے آئے میں؟ یا ہیروئن کے سمگلروں کے استقبال کو پہنچے ہیں۔ وہ تلاشی تو نہیں مگر کوئی دوائی چھڑک رہے ہیں۔ سارا جہاز' سارا سامان بلکہ مسافر بھی ڈس انفیکٹ (Disinfect) ہو رہے ہیں۔ یہ ایک نرالا تجربہ تھا۔ کسی اور ملک میں ایسا نہیں ہوتا۔ تو پھر یہاں کیوں یہ اس لئے کہ نیوزی لینڈ ایک بالکل الگ تھلگ ملک ہے۔ ایک جزیرہ' جس کا کنارہ کسی ملک' کسی براعظم سے نہیں ملتا۔ اس کی خود مختار حیثیت ہے اور وہ اس حیثیت کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ وہ کوئی بھی غیر ملکی اثر نہیں لینا چاہتا۔ نہ ہیروئن نہ جرائم اب ہر اس جرم کا (Germ) جو بغیر ٹکٹ کے اور بڑے خفیہ انداز میں اس جہاز میں سفر کر رہا ہو' خاتمہ ہو گا۔ ان کو یہ ملک ویزا دینے کو تیار نہیں اور اس طرح یہ ایک محفوظ سرزمین ہے۔ جس کا اگر زمینی ناطہ کسی ملک سے نہیں تو کیوں نہ اس سے فائدے اٹھا کے ہر جرثومہ کو حملہ آور ہونے سے قبل ختم کر دیا جائے۔ یہ تھا پہلا اور انوکھا تجربہ جو اس الگ تھلگ' دور دراز بہت ہی خوبصورت ملک کا ہوا۔

آیئے اس ملک کا جائزہ لیں۔ پانی اور خشکی' پانی اور خشکی۔ تین بڑے جزائر اور بہت سے چھوٹے چھوٹے۔ یہ ہے نیوزی لینڈ جس کا رقبہ 2'69'000 مربع کلومیٹر ہے اور جس کی آبادی 32 لاکھ (چھ سال پہلے کے اعداد و شمار کے مطابق) مگر اعداد و شمار اتنے اہم نہیں جتنا دلچسپ بھیڑوں کی تعداد کا تذکرہ۔ بڑا ہی خوبصورت ملک۔ جس میں پہاڑ بھی ہیں' خاموش پہاڑ بھی اور دھواں اگلتے بھی۔ پانیوں کے نغمے بھی اور آبشاروں کے خوبصورت نظارے بھی۔ پہاڑوں کا سلسلہ چاروں طرف پھیلا ہوا۔ مگر کیا خوبصورت پہاڑ ہیں۔ سرو قد درخت اپنی بہت ہی گہری سبز وردی میں ملبوس ان کی حفاظت کو جا بجا موجود۔ پہاڑ درختوں سے مزین بھی اور محفوظ بھی۔ مگر یہ بے شمار سفید سفید دھبے کیا ہیں یہ دھبے تو حرکت کر رہے ہیں۔ قریب آئے تو معلوم ہوا کہ یہ تو بھیڑیں پہاڑوں کی لمبی سبز گھاس سے لطف اندوز ہو رہی ہیں۔ سفید سفید' روئی کی طرح نرم اون والی' برف کی طرح شفاف' سفید' سفید ان گنت بھیڑیں' ہر طرف پھیلی ہوئیں۔ پہاڑوں کی خوبصورتی اور ان کا حسن' یہ ہوں گی کتنی ایک اندازے کے مطابق کوئی سات کروڑ ہیں۔ یہ جو روئی کے گالے ادھر سے ادھر اڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سات کروڑ بھیڑیں ہیں۔ یہاں بسنے والے انسانوں سے کوئی بیس گنا۔ اگر کسی طرح انہیں انسانی دماغ مل جائے (اور آج کی سائنس شاید آئندہ ایسی بھی کوئی صورت پیدا کر دے) تو پھر انسانوں کو جائے قرار نہ ملے۔ کیونکہ پھر تو بیچارے انسان اقلیت میں ہو جائیں گے۔ مگر وہاں کے 84 فیصد یورپین اور 16 فیصدی ماوری (Maori) اطمینان سے رہ رہے ہیں کیونکہ ایسے حادثہ پیش آنے کا کوئی امکان نہیں۔

ملک اتنا خوبصورت کہ خوبصورتی میں شاید ہی کوئی اور ملک اس کا مقابلہ کر سکے۔ درخت' اتنے بہت سے درخت' جن کے پتے اتنے گہرے سبز کہ آپ نے کہیں اور کم دیکھے ہوں۔ اور پھر اتنے چمکدار کہ بس دیکھتے ہی رہئے۔ گھاس کے میدان ہی نہیں بلکہ پہاڑ' لمبی خوبصورت سبز گھاس کی چراگاہیں' میلوں تک پھیلی ہوئیں۔ لمبی' سبز میٹھی گھاس جس پہ بھیڑیں پل پڑتی ہیں۔ سارا دن اس کی مٹھاس کے مزے لیتی ہیں۔ بھیڑوں کی حفاظت کا بھی پورا انتظام ہے۔ سب پہاڑوں کے کناروں پر تار کے جنگلے میلوں میل چلے جاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ بھیڑیں ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سڑک پہ نہ پہنچ جائیں۔ تا کاروں والے بے دھڑک اپنی رفتار پر کار چلاتے جائیں اس یقین کے ساتھ کہ کوئی جانور سڑک پہ آنے کی جرات نہیں کرے گا۔

میرے خیال میں نیوزی لینڈ ان سب ممالک سے جنہیں مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا (اور وہ بہت سے ہیں) زیادہ خوبصورت اور پرکشش ہے۔ میں نے یہ رائے قائم کی تو خیال آیا کہ شاید یہ زیادہ ہی ذاتی سا تاثر ہو۔ لیکن جب حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی "تحدیث نعمت" میں بھی اس ملک کی خوبصورتی کی ایسی ہی تعریف ملی تو تصدیق ہو گئی کہ یہ رائے کوئی اتنی ذاتی بھی نہیں۔ حضرت چوہدری صاحب نے بے شمار ملک دیکھے۔ اگر انہوں نے بھی اس ملک کو مقابلتاً زیادہ خوبصورت قرار دیا تو یہ اس ملک کے لئے ایک بڑا تعریفی سرٹیفکیٹ ہے۔ نیوزی لینڈ واقعی ایک حسین ملک ہے۔ اس لئے ایک بار پھر ان وادیوں' پہاڑوں کی سیر کریں۔ جھیلیں بھی اور آبشاریں بھی' چشمے بھی اور گرم پانیوں کے گیزر بھی۔ یعنی ایسے گرم پانی کے چشمے بھی جن سے ہر پندرہ' بیس منٹ کے بعد ایک گرم پانی کا فوارہ نکلتا ہے۔ پہاڑوں کی دہکتی ہوئی آگ میں ابلا ہوا پانی شاید قید و بند سے آزادی کی خوشی میں اچھل پڑتا ہے' گرم گرم پانی' اچھلتا' خوشی مناتا ہوا فوارہ' خوبصورت اور حسین نظارہ۔ پانی اچھلا۔ اب بیس منٹ انتظار کیجئے۔ اندر شاید کوئی گھڑی لگی ہوئی ہے۔ کوئی مکینیکل پرزہ ہے جو اس کو کنٹرول کر رہا ہے۔ ہم نے بھی لاہور کے بعض پارکوں میں ایسے فوارے لگائے ہیں جو ہر پانچ دس منٹ کے بعد اچھلتے بھی ہیں اور رنگ بدلتے ہیں۔ مگر یہ انسانوں کے بنائے ہوئے انتظام ایک مدت کے بعد خراب ہو جاتے ہیں۔ فوارہ خاموش' رنگ غائب۔ مگر یہاں (نیوزی لینڈ میں) تو یہ سب انتظام قدرت نے کر رکھا ہے۔ ایک تو انتظار کا لطف اٹھایئے اور پھر یہ نظارہ اتنا خوبصورت کہ بس دیکھتے ہی جایئے۔

بعض ہوٹل والوں نے ان سے یہ فائدہ اٹھایا کہ اس گرم پانی کو نلوں کے ذریعہ اپنے ہوٹل تک لے گئے۔ وہاں اس گرم پانی سے آپ ان کے کنواں نما غسل خانے سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ کیا؟ کہیں کہیں سے دھواں اٹھ رہا ہے۔ دراصل یہ پہاڑ آتش فشاں پہاڑ ہیں جن کے اندر آگ سلگ رہی ہے۔ اور ہر وقت دھواں نکلتا نظر آتا ہے۔ مگر یہ آگ میں جلتا دہکتا ہوا زمین کا سینہ اس کے ظاہری حسن کا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ شاید یہ سرزمین اندر ہی اندر اس بات پہ کڑھ رہی ہے کہ غاصبوں نے اس پر قبضہ کر رکھا ہے۔ سفید حاکم اور اصل باشندے محکوم بھلا اس اندر کے دکھ کو کون سمجھے۔ ہم اپنے ساتھیوں کے دکھ نہ جان سکے تو زمین کے دکھ کہاں سمجھیں گے۔ بہرحال دھواں اٹھ رہا ہے مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ بالکل ساتھ والی زمین پہ وہی خوبصورت' سبز گھاس اگ رہی ہے۔ نہ وہ جھلسی ہے نہ جلی ہے' نہ اس نے فریاد کی' نہ وہ ستم رسیدہ نظر آتی ہے۔ لہلہاتی ہوئی سبز گھاس سینہ تانے سر اٹھائے مسکرا رہی ہے۔ آگ اور پانی بہم اکٹھے ہیں۔ ایک ہی جگہ موجود کتنی پاسداری' کیا رواداری کتنا ایک دوسرے کا خیال کاش انسانوں کو بھی یہ جذبہ نصیب ہو جائے۔

انسانوں کا ذکر آیا تو یہاں کے باشندوں کی بات ہو جائے۔ یہاں آپ کو ہر طرف گورے ہی گورے نظر آئیں گے۔ کہیں خال خال کالے بھی دکھائی دیں گے یہ یہاں کے اصل باشندے ماوری ہیں۔ جنہیں سات سمندر پار سے آنے والوں نے کونوں کھدروں میں دھکیل دیا۔ اور خود سلطنت پہ قابض ہو گئے۔ یہ انگریز قوم ہے خوب۔ بڑی مہم جو۔ اپنے چھوٹے سے جزیرے سے ہزاروں میل دور پہنچتی ہے اور قابض ہو جاتی ہے اور یہ ایک ملک کی کہانی نہیں۔ ہندوستان' افریقہ اور بہت سے اور ملک (اور یہ سب سے دور افتادہ ملک) ان کی زد میں آئے۔ اور جب ایک دفعہ قبضہ جما لیا تو پھر زمام اختیار کو بھلا چھوڑنے کو کیسے جی چاہتا ہے۔ نیوزی لینڈ میں بھی یہی ہوا۔ سفید فام لوگ گھس آئے تو پھر نکلنے کا نام نہ لیا۔ ہندوستان' افریقہ کو خیرباد کہہ چکے مگر یہاں تسلط قائم ہے۔ آج وہاں 84 فیصد سفید فام ہیں اور صرف 16 فیصد ماوری یہ محکوم اور تو شاید کوئی عیاشی نہیں کر سکتے مگر کھانے پینے کی عیاشی ان کی جسمانی صحت اور ہیئت سے ظاہر ہے۔ بعض ماوری خصوصیت سے عورتیں' اتنی موٹی ہیں کہ بعض کے لئے چلنا دوبھر ہے۔ دو سوٹیوں کے سہارے بمشکل چلتی ہیں۔ مگر پھر بھی ان کی خورد و نوش کی عیاشی میں فرق نہیں آتا۔ خوب مزے سے آئس کریم کھاتی ہیں۔ چلتے پھرتے بھی ان کا منہ چلتا ہوا ہی نظر آتا ہے۔

تعلیم کا ذکر چھیڑا تو بات لمبی ہو جائے گی۔ مگر مختصراً ہو ہی جائے۔ میں نیوزی لینڈ پہنچا تو وہاں کے تعلیم کے ڈائریکٹر جنرل کو ایک خط لکھ مارا۔ کہ میں یہاں آیا تو محض پرائیویٹ حیثیت سے ہوں۔ لیکن تعلیم سے متعلق ہونے کی وجہ سے تعلیم سے دلچسپی ہے۔ اگر ہو سکے تو فلاں فلاں قسم کے ادارے دیکھنا چاہوں گا۔ وہ لوگ بڑے مہمان نواز نکلے۔ ڈائریکٹر جنرل نے فوراً ایک پروگرام بنا دیا۔ مختلف اداروں کو اطلاع کر دی اور پھر میں نے ان کے پرائمری سکول۔ سیکنڈری سکول' ٹیکنیکل ادارے اور اساتذہ کے تربیتی ادارے سب دیکھ لئے۔ یہ محض ان کا جذبہ مہمان نوازی تھا کہ ایک عام سے انسان کو' جس کی کوئی سرکاری حیثیت نہ تھی' اتنی پذیرائی ملی۔ یہ ان کا التفات تھا کہ ایک مہمان کی تکریم کی۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھلا کرے۔ تعلیم کے متعلق فقط چند باتیں لکھنا چاہوں گا۔ سکول خواہ پرائمری ہوں اتنے خوبصورت' اتنے شاندار کلاس روم میں داخل ہو جائیں تو یوں احساس ہوتا ہے کہ کسی بہت سجے سجائے ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے ہیں۔ بچے کھیل بھی رہے ہیں اور کھیل کھیل میں سیکھ بھی رہے ہیں۔ ان کی ہر قسم کی تعلیمی ضروریات کے لئے اشیاء کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ ہمارے کسی انگلش میڈیم سکول سے کہیں بہتر۔ لیکن کیا فیس بھی ہمارے ان سکولوں سے بہتر ہے؟ نہیں اس میں ہمارے سکول بازی لے گئے ہیں۔ فیس زیادہ ہے تو ہمارے ہاں' سہولیات زیادہ ہیں تو ان کے ہاں۔ وہاں والدین کو اپنے بچوں کے لئے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرنا پڑتا' جب کہ ہمارے ہاں ایک بچے کے لئے ایک ہزار سے سات ہزار ماہوار فیس ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہ ہوا نا دولت کا مظاہرہ۔ بہرحال وہاں تعلیم مفت بھی ہے۔ اور 15 سال تک لازمی بھی۔ 5 سے 15 سال تک کے عمر کے ہر بچے کو لازمی طور پر سکول میں پڑھنا ہے جب کہ ہمارے ہاں 5 سے 9 سال کے بمشکل 60 فیصد بچے سکول میں داخل ہوتے ہیں اور پھر ان میں سے بمشکل آدھے پرائمری پاس کرتے ہیں۔ جو چھوڑ گئے انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کاش ہم بھی کسی ملک سے سبق حاصل کریں۔ مگر ہم تو سکیمیں بنانا جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کی تشہیر کس طرح کی جا سکتی ہے۔ واہ واہ کن باتوں سے ہو گی۔ رپورٹیں تیار ہو گئیں۔ ہماری

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ہانگ کانگ میں شہری آزادیوں کا خاتمہ

ڈیڑھ سو سال تک برطانیہ کی عمل داری میں رہنے والے جزیرہ ہانگ کانگ کو یکم جولائی 1997ء کو دوبارہ چین کے حوالے کر دیا جائے گا۔ ہانگ کانگ آزاد بندر گاہ ہونے کے باعث اور برطانیہ کے زیر نگیں ہونے کی وجہ سے ایک آزاد علاقہ شمار ہوتا تھا۔ لیکن اب چین نے اس پر اپنی حکومت کے ضابطوں کا اعلان کرانا شروع کر دیا ہے۔

ہانگ کانگ کے متنازعہ عبوری قانون ساز ادارے نے چین کی پشت پناہی سے جاری ہونے والے اس منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ اس کا مقصد یکم جولائی کو ہانگ کانگ کے چین کے اقتدار میں واپس آنے کے بعد شہری آزادیوں کو ختم کرنا ہے۔ اس منصوبے کے تحت سیاسی جلسے جلوسوں کے لئے پولیس سے پیشگی پرمٹ کی ضرورت ہوگی۔ اور کوئی سیاسی گروپ غیر ملکوں سے کوئی فنڈز حاصل نہیں کر سکے گا۔

ان ساری تبدیلیوں کا مقصد ہانگ کانگ کے قوانین کو چین کے دیگر قوانین کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ہے۔ چین میں کیمونسٹ نظام حکومت کی وجہ سے شہری آزادیاں حاصل نہیں ہیں۔ وہاں پر بھی جلسے جلوسوں پر پابندی ہے۔ چنانچہ 1989ء میں بیجنگ کے تن این من سکوئر پر طلباء نے جب آزادیوں کے حق میں مظاہرہ کیا تو چین نے اسے بے رحمانہ سختی سے کچل دیا تھا۔

OOO

سی آئی اے کے عراقی ایجنٹ

عراقیوں کے ایک گروپ کو جو امریکہ کی سنٹرل انٹیلی ایجنسی (سی آئی اے) کے لئے عراق کے صدر صدام حسین کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے کام کرتا تھا، امریکہ کی سلامتی کے لئے خطرہ قرار دے کر امریکہ سے نکال دیا جائے گا۔ نیویارک ٹائمز کا کہنا ہے کہ امریکہ کے محکمہ امیگریشن نے کم سے کم تیرہ عراقیوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ امریکہ کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں۔ ن پر شبہ کیا جا رہا ہے کہ یا تو وہ عراق کے جاسوس ں یا دہشت گرد ہیں۔ ان جلاوطن افراد نے ان زامات کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر وہ راق واپس گئے تو ان کو پھانسی دی جاسکتی ہے۔

OOO

اقوام متحدہ کی اقتصادی پابندیاں

عراق پر 1990 سے جو اقتصادی پابندیاں اقوام متحدہ کی طرف سے عائد ہیں ان کے نتیجے میں عراق کے بچوں کی شرح اموات میں دس گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ یہ بات عراق کے وزیر صحت نے لندن میں عالمی صحت تنظیم کی ایک کانفرنس کے موقع پر ایک پریس کانفرنس میں بتائی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عراقی بچوں کی شرح اموات میں یہ ہولناک اضافہ دواؤں اور بجلی کی کمی کی وجہ سے ہوا ہے۔

عراق پر ان پابندیوں کے جو تباہ کن اثرات ہو رہے ہیں یہ اس کی ایک مثال ہے۔ کئی سالوں سے عراق کو دواؤں کی خرید سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے اور خوراک بھی حاصل کرنے نہیں دی جا رہی۔ اور مغرب کے انسانی حقوق کے تمام ادارے اس صورت حال پر خاموش ہیں۔

OOO

کشمیری حریت پسندوں کی گرفتاری

مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ روز ایک ممتاز کشمیری لیڈر شبیر شاہ کو ان کے 15 ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ یہ لوگ سری نگر کے لال چوک میں بھارتی مظالم کے خلاف ایک مظاہرے میں شامل تھے۔ شبیر شاہ اس جلوس کی قیادت کر رہے تھے جس کے شرکاء نے بینر اٹھا رکھے تھے جن پر بھارتی مظالم کے خلاف نعرے درج تھے۔ ان لوگوں کی گرفتاری کے بعد بھارتی فوج اور کشمیریوں میں جھڑپ ہو گئی جس سے بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔

ادھر بھارتی فوجیوں نے کشمیر لیڈروں یاسین ملک اور پروفیسر عبدالغنی بٹ سمیت حریت کانفرنس کے متعدد لیڈروں کے گھروں پر چھاپے مارے۔ ایک اور واقعے میں انسٹی ٹیوٹ آف کشمیر سٹڈیز کے سربراہ جی ایم بٹ کو حراست کے دوران گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔

پاکستان نے بھارت کی طرف سے کشمیری لیڈروں کی گرفتاری کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس سے حالات مزید خراب ہو جائیں گے۔ وزیر اعظم نواز شریف نے بھی کہا ہے کہ اگر بھارت پاکستان کے ساتھ تجارت چاہتا ہے تو وہ کشمیر سے فوجیں نکال لے اور وہاں پر امن بحال کرے۔ کشمیر میں 7 لاکھ بھاری فوج کشمیری حریت پسندوں سے نبرد آزما ہے۔ اور اتنی بڑی فوج کی موجودگی کے باوجود کشمیریوں کا جذبہ آزادی سرد نہیں کیا جاسکا۔

OOO

زائر کے صدر اقتدار سے دستبردار ہو جائیں گے

سیاسی مبصرین نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ زائر کے صدر موبوتو بدھ کے روز باغی لیڈر لارینٹ کابیلہ سے ملاقات کے دوران اقتدار سے دستبرداری کا اعلان کر دیں گے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل صدر موبوتو اور باغی لیڈر کے درمیان جو مذاکرات ہوئے ہیں ان میں ہر بار صدر موبوتو نے اقتدار سے دستبردار ہونے سے انکار کیا ہے۔ تاہم کہا ہے کہ وہ انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے اور اقتدار جیتنے والی پارٹی کے سپرد کر دیں گے۔ لیکن باغیوں نے ان کی اس پیشکش کو قبول نہیں کیا۔

بدھ کے روز کے مذاکرات بھی پچھلے مذاکرات کی طرح بحری جہاز پر ہوں گے۔ یہ مذاکرات جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا کے تعاون سے ہو رہے ہیں۔ زائر کے باغی ملک کے تین چوتھائی حصے پر قبضہ کر چکے ہیں اور اب وہ دارالحکومت کنشاسا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

صدر موبوتو گزشتہ مذاکرات کے بعد گیبون گئے تو مغربی میڈیا نے اس توقع کا اظہار کیا تھا کہ وہ واپس نہیں آئیں گے۔ لیکن صدر موبوتو واپس آچکے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

تھی۔ ان کا طریق کار بھی لمبا تھا اور وہ وقت پر ایک خاص مقام پر تمام تر توپ خانہ کا فائر مرکوز کرنے سے قاصر تھے۔ ایک متحرک جنگ میں احکام کی ترسیل و اشاعت کے لئے وائرلیس کا نظام بہترین ہونا چاہئے اور بعض دفعہ تو اسے دہرا ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اگر لائن بھی لگا دی جائے تو اور بہتر ہوگا ہمارا رسل و رسائل کا سلسلہ بہت اعلیٰ تھا اور کبھی اس میں خلل نہ آیا اور یہ بھی توپ خانے کی کامیابی کا ایک راز تھا۔

آخر میں یہ کہتا چلوں کہ ہندوستانیوں کو اپنے آرمرڈ ڈپو (ہاتھی) پر بہت غرور تھا اور شاید وہ اسی تمکنت اور غرور میں مارے گئے وہ سمجھتے تھے کہ وہ ایک سیلاب کی طرح سے چونڈہ سے گزر جائیں گے اور جی ٹی روڈ پر پہنچ جائیں گے۔ شروع شروع میں، میں نے کئی دفعہ ان کے وائرلیس کو یہ کہتے سنا کہ "ان میں اتنی شکتی نہیں کہ ہمیں روک سکیں۔"

بہت غرور تھا ہوش و حواس پر لیکن
نظر جب ان سے ملی ہے تو ہوش آیا ہے

(روزنامہ جنگ لاہور 12 مئی 1997ء ص 7)

OOO

بقیہ صفحہ 4

دوسرے سے خریدیں۔

سردست جو حالات ہیں ان کے پیش نظر آغاز کار کے لئے "دولت مشترکہ" ہی کی تجویز عملی دکھائی دیتی ہے۔ اس سے آئندہ اسلامی سربراہ کانفرنس کی تنظیم بھی مزید مضبوط ہوگی۔ دولت مشترکہ قائم ہو تو خود اس کے علاقائی مراکز بھی قائم ہونے چاہئیں۔ مثلاً جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق بعید کے لئے ایک مرکز، جنوبی ایشیا کے لئے ایک، مشرق اوسط کے لئے ایک۔ اسی طرح مشرقی افریقہ کے لئے ایک اور جنوبی افریقہ کے لئے ایک۔ اس کے علاوہ مسلم اقلیات کے لئے بھی ایک مرکز کسی مناسب علاقے میں قائم کیا جا سکتا ہے (جو متعلقہ ممالک کے اندرونی معاملات میں سیاسی طور پر کوئی دخل دیئے بغیر) ان کے لئے کام کرے۔ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جہاں مسلمان موجود نہ ہوں۔ وہ ہر جگہ اور ہر ملک میں موجود ہیں۔ اقلیت میں ہوں یا اکثریت میں یہ سب ملت اسلامیہ کے اعضاء و اجزاء ہیں اور ہماری مسلم آبادی کا ایک تہائی حصہ ہیں۔ اس حصہ کو ہم کبھی بھول نہیں سکتے۔

اس میں شک نہیں کہ اختلافات مسلمانوں کے اندر بھی ہیں اور بہت ہیں۔ لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ وحدت کے عناصر و عوامل جس کثرت سے اور وہ بھی بنیادی اور اساسی قسم کے ملت اسلامیہ کے اندر موجود ہیں۔ اتنے دنیا کی اور کسی قوم یا اقوام کے اندر نہیں ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اتحاد و تعاون کا عزم اوروں میں کچھ زیادہ ہو اور مسلمانوں میں کم ہو۔ ہمیں اس عزم و عزیمت کو دوبالا کرنا اور وحدت کے عناصر و عوامل کو روبہ عمل لانا ہے۔ ملت کو اتحاد وہی مطلوب ہے جس میں فکر و عمل کی وحدت پیدا ہو اور مرکزیت بھی وہی درکار ہے جس کو قوت تنفیذیہ اور صلاحیت اقدام ہر شعبہ حیات میں حاصل ہو۔ اس مرکز کو بہرصورت نیابت رسولؐ ہی کا حق ادا کرنا ہوگا۔

اس راہ میں جو مشکلات ہیں اور جو الجھنیں پیش آرہی ہیں ان ان کا ہمیں پورا احساس ہے۔ لیکن مشکلات نے کب ہمارا راستہ روکنے کی کوشش نہیں کی اور ہم مشکلات سے کب گھبرائے ہیں۔ ہم نے تو ہمیشہ یہی دیکھا کہ مسلمانوں نے اپنی ذہانت و فراست اور حوصلہ مندی کے ساتھ جب بھی کمر ہمت باندھی ان کی راہ کے کانٹے بھی پھول بن گئے ہیں۔

اقبالؒ نے ہمیں امید دلائی تھی کہ

"ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا"

سو ہمارا کاروان ملی جادہ پیما ہو چکا۔ عالم اسلام میں ہر جگہ بیداری کے اثرات نمایاں ہیں اور کاروان ملی چل پڑا ہے۔ البتہ ہمیں چوکس رہنا ہے اور نظر اس پر رکھنی ہے کہ کاروان ملی کی سمت قبلہ سیدھی رہے اور اس کی رفتار تیز ہو، کچھ اور تیز ہو، منزل نظروں کے سامنے ہے۔

تیز ترک گامزن منزل ما دور نیست

(ہفت روزہ لاہور 10- مئی 1997ء)

OOO

بقیہ صفحہ 5

کارگزاریوں کا ڈنکا بج گیا تو ہم اطمینان سے پرانی ڈگر پر آجاتے ہیں۔ خواندگی کی کئی قسم کی سکیموں کو ہی دیکھ لیں.... مگر چھوڑیئے جانے دیجئے بہت سے ماتھوں پہ شکنیں نمایاں ہو جائیں گی۔

ہم کن باتوں میں الجھ گئے۔ آیئے ایک بار پھر ان خوبصورت وادیوں کا رخ کریں۔ سرسبز شاداب وادیاں۔ گھرے سبز پتوں والے درخت۔ درخت ہی درخت۔ خوشنما پودے، مگر ان میں وہ درخت کہاں ہے جس میں سدا بہار۔ خوشنما و خوشبودار پھول لگتے ہیں؟ ایسے پھول جن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی خوشبو ہر چار طرف بکھر جائے۔ بھینی بھینی خوشبو جو مشام جاں کو معطر کر جائے۔ جو روح کی تازگی' مسرت' شادمانی' ایک حقیقی خوشی' ایک روحانی لذت عطا کرے؟ کیا یہاں ایسے درخت کا بیج بویا جاسکتا ہے؟ یہاں تو پابندیاں بہت ہیں۔ مگر پابندیاں تو بیماریوں کے جراثیم لانے پہ ہیں۔ خوشنما پودوں کے صحت مند بیج لانے پہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا بیج پہنچنے کا اہتمام کر دیا۔ میرا لڑکا ڈاکٹر ندیم 1986ء میں وہاں پہنچا۔ اگلے سال میں بھی کچھ عرصہ کے لئے۔ اور پھر اسی سال ایک دوست مبارک احمد صاحب بھی تشریف لے آئے اور پھر ایک روز اس خاکسار کو سعادت نصیب ہوئی کہ اس سرزمین پہ پہلا جمعہ پڑھائے۔ ایک بیج ایک خوشنما پودے کا بیج اس سرزمین میں بو دیا گیا۔ اس کی قدرے آبیاری کا موقعہ بھی ملا۔ پھر اس سب کے باوجود جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ ملے۔ یہ سب محنت بیکار بھی جا سکتی ہے۔ اور پھر ایک روز (اس کے چند سال بعد) یوں ہوا گویا۔ ؎

چل رہی نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

ایک بزرگ ہستی' ایک خدا کے پیارے انسان' ایک مبارک وجود نے مبارک قدم اس سرزمین پہ رکھے۔ ایک والہانہ استقبال ہوا۔ وہ جوان عظیم ہستی' ان امام جماعت کے متعلق کچھ بھی نہ جانتے تھے' وہ بھی کسی خدائی تحریک کے تحت ہزاروں کی تعداد میں استقبال کو پہنچ گئے۔ خدائی تائید و نصرت آن پہنچی' زمین نے ایک پھریری لی۔ بیج پھوٹ چکا تھا۔ یکدم ایک پودا ابھرا' ایک خوشنما پودا۔ جس پہ پھول' ان گنت پھول' خوشنما پھول کھلیں گے۔ جن کی مہک سارے نیوزی لینڈ کو معطر کر دے گی۔ درختوں کی اس سرزمین میں ایک نیا خوبصورت درخت لگ چکا ہے۔ بہار کی آمد آمد ہے۔ لیجئے۔

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

○○○

بقیہ صفحہ 1

وہ احسان کی منازل ہیں۔ کلام الٰہی کی ایک دوسری آیت جس میں درجہ بدرجہ مستقل احسان کی طرف سفر کا ذکر ہے میں پہلے بھی ایک خطبے میں روشنی ڈال چکا ہوں۔

(از خطبہ 14- فروری 1997ء)

○○○

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد شفیق صاحب (آف سابق الشفیق انسٹی ٹیوٹ ربوہ) بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شیخ عبدالرحمان صاحب زعیم انصار اللہ کنری سندھ کے والد محترم مکرم شیخ عبداللہ صاحب چند دن سے سخت بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

قرارداد تعزیت

احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن (احمرا) کا یہ اجلاس مکرم و محترم جناب ہومیوپیتھک ڈاکٹر صوفی علی محمد صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مکرم صوفی صاحب احمدیہ ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن کے سرگرم رکن اور خدمت خلق کرنے والے نیک شہرت کے حامل معالج تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے' ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ ان کے جانشین ہومیوپیتھک ڈاکٹر لیاقت علی صاحب کو موصوف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بہتر خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر وارا کین مجلس عاملہ احمرا و حاضر ممبران اجلاس۔ مورخہ 97-4-25 بمقام ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے مستقل پروگرام

پروگرام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

جمعہ خطبہ	5-00 بجے شام
جمعہ ملاقات اردو سوال و جواب	6-15 بجے شام
ہفتہ بچوں سے ملاقات (انگریزی)	7-00 بجے شام
اتوار ملاقات (انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ)	7-00 بجے شام
پیر ہومیوپیتھی کلاس	7-00 بجے شام
منگل ترجمہ کلام الٰہی کلاس	7-00 بجے شام
بدھ ترجمہ کلام الٰہی کلاس	7-00 بجے شام
جمعرات ہومیوپیتھی کلاس	7-00 بجے شام
لقاء مع العرب عرب دوستوں سے ملاقات کا پروگرام روزانہ	8-00 بجے شام
بدھ حضرت صاحب کا کوئی پرانا خطبہ	5-00 بجے شام
جمعرات جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جوابات	3-00 بجے شام

تراجم خطبات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

پشتو منگل اور جمعہ	دوپہر گیارہ بجے
سرائیکی اتوار	دوپہر گیارہ بجے
سندھی جمعرات	دوپہر گیارہ بجے
بنگلہ پروگرام روزانہ	سہ پہر پانچ بجے

زبانیں سیکھئے

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر ہفتہ بھر مختلف اوقات میں مختلف زبانوں کی کلاسز جاری رہتی ہیں جن کے ذریعہ باسانی ان زبانوں سے واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے۔
اردو کلاس روزانہ سات بجے صبح (اور دو بجے سہ پہر) حضرت صاحب اردو زبان پڑھاتے ہیں۔

ہفتہ چینی زبان	4-30 بجے سہ پہر
اتوار چینی زبان	4-30 بجے سہ پہر
سوموار نارویجن زبان	4-30 بجے سہ پہر
منگل فرنچ زبان	4-30 بجے سہ پہر
بدھ عربی زبان	4-30 بجے سہ پہر
جمعرات ڈچ زبان	4-30 بجے سہ پہر

ہر جمعہ کو 3 بجے شام کمپیوٹر سب کے لئے۔ کمپیوٹر سیکھنے کی منفرد کلاس
انسٹرکٹر مرزا غلام احمد قادر ایم ایس سی (کمپیوٹر انجینئرنگ)

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

منگل 20- مئی 1997ء

12-00	رات- اردو کلاس-
1-00	تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
2-00	ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00	نارویجین زبان سیکھئے-
4-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30	چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00	لقاء مع العرب-
6-00	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باسکٹ بال ٹورنامنٹ
7-00	(صبح) اردو کلاس-
8-00	نارویجین زبان سیکھئے-
9-00	ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00	پشتو پروگرام-
12-00	(دوپہر) تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-00	لقاء مع العرب-
2-00	اردو کلاس-
3-00	طبی معاملات- سپرا رینل گلینڈز- میزبان- ڈاکٹر سلطان اے مبشر مہمان- ڈاکٹر لطیف اے- قریشی-
4-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30	فرنچ زبان سیکھئے-
5-00	خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (2-3-90)-
6-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (20-5-97)-
7-00	بنگالی پروگرام-
8-00	(رات) لقاء مع العرب-
9-00	نارویجین پروگرام-
10-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر-
11-00	جرمن پروگرام-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- مئی-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ کے محکمہ انصاف نے پاکستان کی سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے نام سمن جاری کر دیئے ہیں جن میں انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فیڈرل گرینڈ جیوری۔ کے سامنے پیش ہو کر ان الزامات کے بارے میں اپنا بیان قلم بند کرائیں جو ان کی حکومت کے لاسٹ مارک سیگل نے پاکستان کے دوست رکن کانگرس ڈان برٹن پر لگائے ہیں کہ انہوں نے اپنی انتخابی مہم کے لئے امریکہ میں پاکستانی برادری سے فنڈز جمع کرانے کے لئے مجھ پر دباؤ ڈالا تھا سابق وزیر اعظم کو یہ سمن اس وقت موصول ہوئے ہیں جبکہ وہ امریکی یونیورسٹیوں میں لیکچر دینے کے لئے امریکہ کے دورے پر ہیں انہیں یہ سمن گزشتہ ہفتے موصول ہو گئے ہیں۔ کسی سابق سربراہ حکومت کی امریکہ میں طلبی کی اپنی نوعیت کی یہ واحد مثال ہے۔ پاکستان دوست رکن کانگرس ڈان برٹن مارک سیگل کے الزامات مسترد کر چکے ہیں۔

○ سپاہ صحابہ نے محرم کے دنوں میں احتجاج کی کال واپس لے لی ہے۔

○ ملک بھر میں یوم عاشورہ عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ ملک کے تمام شہروں میں اہل تشیع نے عاشورہ کے جلوس نکالے جو بڑے بڑے بازاروں سے ہوتے ہوئے اپنی اپنی منزل تک پہنچ کر اختتام پذیر ہوئے۔ ملک بھر میں اس موقع پر فوج پولیس رینجرز وغیرہ کے ذریعے غیر معمولی انتظامات کئے گئے تھے۔

○ چیف احتساب کمشنر کی طرف سے چاروں ہائیکورٹوں کو احتساب کے 50 مقدمات بھیجے گئے تھے اور دو ماہ کی مدت فیصلہ کے لئے مقرر تھی لیکن اس عرصے میں صرف ایک کیس کا فیصلہ ہوا ہے جبکہ باقی 49 کیس زیر سماعت ہیں۔ ان میں سے دو مقدمات ایسے بھی ہیں جن کو زیر سماعت آئے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ گوجرانوالہ کے مقتول ایس ایس پی چوہدری اشرف مارتھ کے قاتلوں کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ انہوں نے اپیل کی ہے کہ عوام دہشت گردوں کے خاتمہ میں حکومت کا ساتھ دیں۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی سازشیں صرف اس وقت ہو سکتی ہیں جب دہشت گردوں کو ملک میں پناہ ملے۔ انہوں نے بتایا کہ اپنے فرائض کی بجا آوری کے دوران شہید ہونے والے پولیس ملازمین کو فوج کی طرز پر معاوضہ اور ان کے لواحقین کی نگہداشت کی جائے گی۔

○ بلال مسجد پر چھاپے کے دوران 12 کارکن اور طلبہ گرفتار کر لئے گئے۔

○ شہزادی ڈیانا جمعرات کو تین دن کے لئے لاہور آرہی ہیں۔ ان کو لاہور کے دورے کی دعوت عمران خان کی اہلیہ جمائما خان نے دی ہے۔ دورے کا مقصد کینسر ہسپتال کے لئے عطیات جمع کرنا ہے۔

○ 12 کروڑ ڈالر کی ہیرا پھیری کے مبینہ الزامات کے تحت محترمہ بے نظیر بھٹو کی سیکرٹری ناہید خان کی گرفتاری پر غور کیا جارہا ہے۔

○ پیپلزپارٹی کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ احتساب کی آڑ میں پیپلزپارٹی سے انتقام لیا جارہا ہے۔ جن کے خلاف الزامات لگائے جارہے ہیں ان کو صفائی کا موقع بھی نہیں دیا جارہا۔

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی سرگرمیاں بڑھنے کا اعتراف کر لیا ہے۔ بارڈر سیکورٹی فورس کے سابق سربراہ نے کہا ہے کہ ریاست میں اڑھائی ہزار "انتہاپسند" سرگرم عمل ہیں۔ ان میں افغانستان سمیت کئی ممالک کے 400 غیر ملکی افراد بھی شامل ہیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ بے نظیر بھٹو کے قتل کی سازش کسی بھی وقت کامیاب ہو سکتی ہے۔ بھٹو خاندان کی دشمن غیر جمہوری قوتیں ایک بار پھر سرگرم عمل ہو گئی ہیں۔

○ حکومت سندھ نے ایک آرڈی ننس کے ذریعے زرعی ٹیکس نافذ کر دیا ہے بارانی زمینوں پر 24 ایکڑ سے زائد پر ٹیکس لاگو ہو گا۔ آرڈی ننس کا نفاذ 1998ء سے ہو گا۔ روئی اور گنے پر فی ایکڑ 75 روپے، گندم پر 40 روپے فی ایکڑ، چاول پر 30 روپے فی ایکڑ، اور پھلوں کے باغات پر 300 روپے فی ایکڑ ٹیکس عائد کر دیا گیا۔

○ سابق نگران وزیر قانون مسٹر جسٹس فخر الدین جی ابراہیم نے بتایا ہے کہ مہران بینک کی تحقیقاتی رپورٹ میں نے اس وقت کے نگران وزیر شاہد حامد کو دے دی تھی۔ سابق اٹارنی جنرل قاضی جمیل نے یہ رپورٹ میرے حوالے کی تھی۔ میں نے استعفیٰ دیتے وقت موجودہ گورنر پنجاب کو دے دی تھی۔ یاد رہے کہ یہ رپورٹ سرکاری ریکارڈ میں دستیاب نہیں ہے۔

○ تحریک منہاج القرآن کے بانی و سرپرست اعلیٰ پروفیسر محمد طاہر القادری پر گزشتہ روز خطبہ جمعہ کے دوران ایک شخص نے اچانک اٹھ کر ڈنڈے سے حملہ کر دیا اور ان کے سر پر وار کئے۔ جنونی ملزم نے پکڑنے والوں پر بھی حملہ کر دیا۔ بعد ازاں اسے قابو کر کے پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم کا ذہنی توازن درست نہیں۔ ملزم نے بتایا ہے کہ کسی شخص نے مجھے بتایا تھا کہ طاہر القادری شراب پیتے ہیں۔ اس لئے مجھ سے رہا نہ گیا۔

○ ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کے حکم پر تقرریاں ہوئیں تو انہیں ملزم کیوں نہیں بنایا گیا۔ غیر قانونی احکامات پر عمل در آمد ہو تو وزیر اعظم کے خلاف بھی مقدمہ درج ہونا چاہئے ملکی تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی افسر نے وزیر اعظم کے کسی حکم کو غیر قانونی کہا ہو۔ عدالت نے کہا ہے کہ حکومت صحیح اور ٹھوس مقدمے بھیجے۔ عدالت کے ڈویژن بنچ نے حکومت سے جواب طلب کر لیا ہے۔

○ حکومت نے قبائلی علاقوں سمیت ملک کے ہر علاقے میں اسلحہ کی تیاری اور نمائش پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے پر عمل در آمد میں سب سے بڑی رکاوٹ سرحد اور بلوچستان کی حکومتیں ہیں جو اس پابندی پر اعتراض کر رہی ہیں۔ اسلحہ کی نمائش پر بھی پابندی ہو گی۔ اسلحہ کی تیاری کے تمام لائسنس بھی منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ حکومت جلد بڑے پیمانے پر اپریشن کرے گی۔ یہ فیصلہ ان رپورٹوں کے بعد کیا گیا ہے کہ دہشت گردی میں اور فرقہ وارانہ قتل اور تشدد کی وارداتوں میں قبائلی اور مقامی طور پر تیار ہونے والا اسلحہ استعمال کیا جارہا ہے۔ قومی اسمبلی میں اس حوالے سے باضابطہ قانون سازی کی جائے گی۔ وفاقی حکومت سرحد اور بلوچستان کی دونوں حکومتوں کو اس فیصلے پر عمل در آمد کے لئے آمادہ کر رہی ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردی اور بدامنی ختم کرنے کی راہ میں ہر رکاوٹ چند دنوں کے اندر ختم کر دیں گے تاریخی مینڈیٹ مظلوموں کو انصاف دلانے' شہریوں کو جان ومال کا تحفظ دلانے' اور کرپشن کے خاتمے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ کراچی سے خیبر تک قانون کی حکمرانی قائم کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی حقوق بے گناہ قتل ہونے والے اور ان کے ورثاء کے ہوتے ہیں۔ دہشت گردوں اور بے گناہوں کو قتل کرنے والوں کے نہیں۔

○ جھنگ کا بدنام اجرتی قاتل اور خطرناک اشتہاری ملزم عظیم عرف جنون پولیس مقابلہ میں مارا گیا۔ ملزم تین پولیس انسپکٹروں کے قتل راہزنی اور متعدد سنگین وارداتوں میں پولیس کو مطلوب تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کی گرفتاری کے لئے 10 روز کی مہلت دی تھی۔ مخبری پر پولیس نے موضع کری والا کے علاقے کا محاصرہ کر لیا۔ علاقے کے تمام وائرلیس سسٹم کو معطل کر دیا۔ چار گھنٹے مقابلہ جاری رہا۔ ملزم کا چہرہ پولیس فائرنگ سے مسخ ہو گیا۔

○ بھارت نے اپنے دفاعی بجٹ میں 21 فیصد اضافہ کر دیا ہے۔

○ ممتاز قانون دانوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ عدالتی فیصلے سامنے آنے کے بعد ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل افراد کو بیرون ملک جانے سے روکنا توہین عدالت ہو گی۔ عدالت نے بنیادی حقوق کی حفاظت کی ہے۔ یہ حکومتوں کے ہاتھوں میں ایک خطرناک ہتھیار تھا۔ لیکن اب یہ قانون کالعدم ہو چکا ہے۔

○ یورپی یونین نے پاکستان پر عائد اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی ختم کر دی ہے 14 ممالک نے 1996ء میں 5ء32 فیصد ڈیوٹی نافذ کی جو پاکستانی برآمدات کی راہ میں بڑی رکاوٹ بن گئی۔ وزیر تجارت اسحاق ڈار نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان کی درخواست پر ان ممالک نے فیصلے پر نظر ثانی کر لی ہے۔

○ ایم کیو ایم اور اے این پی کی مخالفت پر خصوصی عدالتوں کے قیام کے لئے قانون سازی کا کام ملتوی ہوتا جا رہا ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
اقصیٰ روڈ
شریف گولڈ سمتھ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
نزد جلسگاہ جدید ربوہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر فون: 211842

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ
اچھرہ لاہور

پسند کا تھان ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جینٹس کی بے شمار ورائیٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گولبازار
ربوہ
فون: دوکان: 434
گھر: 211244